www.KitaboSunnat.com

حج کے اَحکام

مرتب: خلیل الرحمٰن چشتی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب و سنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے
کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی
کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے
درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حج کی اصل رُوح

حج کی اصل رُوح، اللہ کی بندگی اور اِطاعت ہے۔ یہ ایک بدنی عبادت بھی ہے اور مالی عبادت بھی۔ یہ ایک ذہنی عبادت بھی ہے اور قلبی عبادت بھی۔ لَبَّیکَ عُمرَةً وَ حَجًّا کے الفاظ سے جب ایک حاجی بآوازِ بلند تَلبِیَہ پڑھ کر حج اور عمرے کی نیت کرتا ہے تو اُس کا دل اور دماغ بھی گواہی دیتا ہے کہ میں اپنے آپ کو تیری غلامی اور سپردگی میں دیتا ہوں۔ اپنی خودسری اور خود مختاری سے دست بردار ہوتا ہوں۔ حاجی کو چاہیے کہ ہر وقت اپنے دماغ کو، اپنے دل کو اور اپنی زبان کو، اللہ کے ذکر کے ساتھ اللہ کی طرف متوجہ رکھے۔

تَلبِیَہ کا مطلب اور اُس کی اصل رُوح

تَلبِیَہ کے مسنون الفاظ یہ ہیں۔

لَبَّیکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیکَ،	حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ اے اللہ ! حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔
لَبَّیکَ لَا شَرِیکَ لَکَ لَبَّیکَ،	حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ حاضر ہوں۔ حاضر ہوں۔
اِنَّ الحَمدَ وَ النِّعمَةَ لَکَ	بلا شبہ تیری ہی تعریف ہے۔ تمام نعمتیں بھی تیری عطا کردہ ہیں۔
وَالمُلکَ،	بلا شبہ بادشاہت اور حکمرانی بھی صرف تیری ہی ہے۔
لَا شَرِیکَ لَکَ	تیرا کوئی شریک نہیں۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب التلبیہ، حدیث: 1,550، عن عائشہؓ)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

تَلبِیَہ کہتے وقت ایک حاجی اپنے اِن پانچ (5) جذبات کا اظہار کرتا ہے۔

(1) **لَبَّیکَ** — یہ لفظ چار (4) مرتبہ ادا کیا جاتا ہے

تیرے حضور حاضر ہوں، حاضر ہوں کے الفاظ سے ایک حاجی اپنے خالق اور ربّ اللہ سے یہ کہتا ہے کہ میں تیری آواز پر آ گیا ہوں۔ تیرا مطیع اور فرماں بردار ہوں۔ تیری ہر بات اور ہر حکم ماننے کے لیے تیار ہوں۔ قرآن وسنت کے احکامات پر چلنے کے لیے آمادہ ہوں۔ میں نے سرکشی اور بغاوت کا رویہ چھوڑ دیا ہے۔ اِطاعت اور غلامی اختیار کر لی ہے۔ اپنا سرِ تسلیم خم کر دیا ہے۔

(2) **لَا شَرِیکَ لَکَ** — یہ لفظ دو (2) مرتبہ ادا کیا جاتا ہے

تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں تیری خالقیت، ربوبیّت، بزرگی، عظمت، بڑائی، کبریائی اور قدرت کو دل وجان سے تسلیم کرتا ہوں۔ تیری خالقیت میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔ تیری ربوبیّت میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔ تیری الوہیّت میں بھی کوئی شریک نہیں ہے اور تیری حکومت اور حاکمیت میں بھی کوئی شریک نہیں ہے۔ میں خالص توحید اور کامل توحید کا اعتراف اور اظہار کرتا ہوں۔ میں ہر قسم کے شرک سے بیزار ہوں۔

(3) **الحَمدَ**

میں یہ اعتراف کرتا ہوں کہ صرف تیری ہی ذات قابلِ تعریف ہے۔ کوئی اور ہستی تیری طرح قابلِ تعریف نہیں۔ تیری ذات میں تمام خوبیاں پائی جاتی ہیں۔ تیری ذات میں کوئی عیب اور نقص نہیں ہے۔ تیری ہی ذات لائق شکر ہے۔ میں تیری تمام نعمتوں اور مہربانیوں کا بھی اعتراف کرتے ہوئے تیرا شکرادا کرتا ہوں۔

(4) **النِعمَۃَ**

تمام نعمتیں تیری ہی طرف سے عطا کی گئی ہیں۔ اِس بخشش اور عطا میں کوئی اور ہستی تیرے ساتھ شریک نہیں ہے۔ اِس دنیا میں رزق کی صورت میں، ہوا پانی وغیرہ کی صورت میں، سبزیوں اور پھلوں کی صورت میں، غلے اور اناج کی صورت میں، بیویوں اور اولاد کی صورت میں جتنی بھی مادّی اور روحانی نعمتیں فراہم ہیں، وہ محض تیری کرم نوازی کا نتیجہ ہیں۔ میں سچے دل سے اِن تمام نعمتوں کا اعتراف کرتا ہوں۔

(5) **المُلکَ**

میں یہ بھی اعتراف کرتا ہوں کہ بادشاہت اور اقتدار صرف تیرا ہے۔ تکوینی اور جبری دنیا میں بھی تیری ہی حکومت اور فرماں روائی ہے اور تشریعی اور اختیاری دنیا میں بھی میں تیری بادشاہت کو تسلیم کرتے ہوئے، قرآن وسنت میں دیئے گئے تیرے قانون کو مانتا ہوں اور دل وجان سے اس قانون پر اپنی استطاعت کے مطابق، عمل کرنے کے لیے تیار ہوں۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

حج میں اللہ کا ذکر

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حاجی کو چاہیے کہ اپنے آپ کو فضول قسم کی باتوں سے دور رکھے اور ہر وقت، چلتے پھرتے، اُٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے اللہ تعالیٰ کو یاد کرے۔ 8 ذوالحجہ کو منیٰ میں، 9 ذوالحجہ کو عرفات جاتے ہوئے، میدانِ عرفات میں، عرفات سے مُزدلفہ جاتے ہوئے، مُزدلفہ میں، مُزدلفہ سے منیٰ آتے ہوئے، رمی کرتے ہوئے، رمی کے لیے آتے اور جاتے ہوئے، قربانی کرتے ہوئے، قربانی کے لئے آتے اور جاتے ہوئے، سر منڈاتے ہوئے، طوافِ زیارت کے لئے مکہ آتے اور جاتے ہوئے اور آخری ایام میں منیٰ کے اندر قیام کرتے ہوئے حاجی کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتا رہے۔ یہی حج کی اصل رُوح ہے۔

آپ کی سہولت کے لئے ہم آخر میں چند مسنون اذکار درج کر رہے ہیں۔

سورۃ البقرۃ اور سورۃ الحج کی مندرجہ ذیل سات (7) آیات پر غور فرمایئے۔ اِن تمام آیات میں حکم دیا گیا ہے کہ حج کے ایام میں کثرت سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے۔

مشعرِ حرام یعنی مُزدلفہ آنے کے بعد، اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

فَإِذَآ أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَٰتٍ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ عِندَ ٱلْمَشْعَرِ ٱلْحَرَامِ ۖ وَٱذْكُرُوهُ كَمَا هَدَىٰكُمْ (البقرۃ:198)

" پھر جب تم لوگ عرفات سے چلو، تو مشعر حرام (مُزدَلِفہ) کے پاس ٹھہر کر اللہ کو یاد کرو اور ٹھیک اُسی طرح (سنتِ رسولؐ کے مطابق) یاد کرو، جس کی ہدایت اس نے تمہیں کی ہے۔"

10 ذوالحجہ کو مناسک حج کی تکمیل کے بعد، منیٰ میں 10، 11، 12 اور 13 ذوالحجہ کو اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

فَإِذَا قَضَيْتُم مَّنَٰسِكَكُمْ فَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ كَذِكْرِكُمْ ءَابَآءَكُمْ أَوْ أَشَدَّ ذِكْرًا (البقرۃ:200)

" پھر جب تم لوگ اپنے حج کے ارکان ادا کر چکو، تو جس طرح پہلے (جاہلیت کے ایام میں) اپنے آباؤ اجداد کا ذکر کرتے تھے، اُس طرح اب اللہ کا ذکر کرو، بلکہ اس سے بھی بڑھ کر۔"

10 ذوالحجہ کو مناسک حج کی تکمیل کے بعد، منیٰ میں 10، 11، 12 اور 13 ذوالحجہ کو اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

وَٱذْكُرُوا۟ ٱللَّهَ فِىٓ أَيَّامٍ مَّعْدُودَٰتٍ ۚ فَمَن تَعَجَّلَ فِى يَوْمَيْنِ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ وَمَن تَأَخَّرَ فَلَآ إِثْمَ عَلَيْهِ ۚ لِمَنِ ٱتَّقَىٰ ۗ (البقرۃ:203)

یہ گنتی کے چند روز ہیں، جو تمہیں اللہ کی یاد میں بسر کرنے چاہئیں۔ پھر جو کوئی جلدی کر کے دو ہی دن (11 اور 12 ذوالحجہ) میں واپس ہو گیا تو کوئی حرج نہیں، اور جو (13 ذوالحجہ کو بھی) کچھ دیر زیادہ ٹھہر کر پلٹا تو بھی کوئی حرج نہیں۔ بشرطیکہ یہ دن اس نے تقویٰ کے ساتھ بسر کیے ہوں۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

قربانی کے جانوروں پر، اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْبَآئِسَ الْفَقِيْرَ (الحج:28)

”(حج کا مقصد یہ ہے کہ) لوگ وہ فائدے دیکھیں، جو یہاں اُن کے لیے رکھے گئے ہیں، اور چند مقرر دنوں میں اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں جو اللہ نے انہیں بخشے ہیں، خود بھی کھائیں اور تنگ دست محتاج کو بھی دیں۔“

قربانی کے جانوروں پر، اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

وَلِكُلِّ اُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكًا لِّيَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ فَاِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَلَهٗٓ اَسْلِمُوْا وَبَشِّرِ الْمُخْبِتِيْنَ (الحج:34)

”ہر امت کے لیے ہم نے قربانی کا ایک قاعدہ مقرر کر دیا ہے تاکہ (اُس امت کے) لوگ اُن جانوروں پر اللہ کا نام لیں، جو اُس نے اُن کو بخشے ہیں (اِن مختلف طریقوں کے اندر مقصد ایک ہی ہے) پس تمہارا خدا ایک ہی خدا ہے اور اسی کے تم مطیع فرمان بنو۔ اور اے نبی ﷺ، عاجزانہ روش اختیار کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے۔“

قربانی کے جانوروں پر، اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

وَالْبُدْنَ جَعَلْنٰهَا لَكُمْ مِّنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ لَكُمْ فِيْهَا خَيْرٌ ۖ فَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهَا صَوَآفَّ فَاِذَا وَجَبَتْ جُنُوْبُهَا فَكُلُوْا مِنْهَا وَاَطْعِمُوا الْقَانِعَ وَالْمُعْتَرَّ كَذٰلِكَ سَخَّرْنٰهَا لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ (الحج:36)

”اور (قربانی کے) اونٹوں کو ہم نے تمہارے لیے شعائر اللہ میں شامل کیا ہے، تمہارے لیے اُن میں بھلائی ہے، لہٰذا انہیں کھڑا کر کے ان پر اللہ کا نام لو، اور جب (قربانی کے بعد) ان کی پیٹھیں زمین پر ٹک جائیں تو ان میں سے خود بھی کھاؤ اور ان کو بھی کھلاؤ، جو قناعت کیے بیٹھے ہیں اور اُن کو بھی جو اپنی حاجت پیش کریں۔ اِن جانوروں کو ہم نے اِس طرح تمہارے لیے مسخر کیا ہے، تاکہ تم شکریہ ادا کرو۔“

قربانی کے جانور مسخر کر دیے گئے، لہٰذا تکبیر یعنی اللہ اکبر کے کلمات کے ساتھ، اللہ کا ذکر کرنا چاہیے۔

لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ (الحج:37)

”نہ اُن کے گوشت اللہ کو پہنچتے ہیں نہ خون، مگر اُسے تمہارا تقویٰ پہنچتا ہے۔ اس نے ان کو تمہارے لیے اس طرح مسخر کیا ہے، تاکہ اُس کی بخشی ہوئی ہدایت پر تم اُس کی تکبیر کرو۔ اور اے نبی ﷺ، نیک عمل کرنے والوں کو بشارت دے دیجیے۔“

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حج کے چند مسنون اذکار

ذیل میں چند مسنون اذکار دیے جا رہے ہیں۔ حاجی اِن اذکار کا ہر وقت اہتمام کرنے کی کوشش کرے۔

ذکر کے بارے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھیے۔

1۔ ذکر کے الفاظ، مسنون ہوں، غیر مسنون نہ ہوں۔

2۔ ذکر کے عربی الفاظ کا اپنی زبان میں مفہوم اور مطلب معلوم ہونا چاہیے۔

3۔ ذکر صرف زبان سے نہ ہو، بلکہ دماغ پوری طرح حاضر رہے، قلب پوری طرح متوجہ رہے۔ سوچ سمجھ کر شعوری طور پر آہستہ آہستہ ذکر کیا جائے۔ نماز کا حاصل بھی ذکر ہے۔ حج کا حاصل بھی ذکر ہے۔ ذکر کا مطلب، اللہ تعالٰی کی یاد ہے۔

اس کے سب حوالہ جات حج کے اذکار والی فائل میں سے کاپی پیسٹ کرلیں۔

(1)	سُبحَانَ اللّٰہِ (ترمذی: 3,462) حسن	میں اعتراف کرتا ہوں کہ اللہ تعالٰی ہر قسم کے عیب و نقص سے پاک ہے۔ سوتا نہیں۔ اونگھتا نہیں۔ تھکتا نہیں۔ مرتا نہیں۔ عاجز نہیں۔ زوال لاحق نہیں ہوتا۔ مخلوق جیسا نہیں ہے۔ ظلم نہیں کرتا۔ لاعلم اور بے خبر نہیں۔ عاجز اور کمزور نہیں۔
(2)	اَلحَمدُ لِلّٰہِ (ترمذی: 3,462)	ہر قسم کی تعریف اور ہر قسم کے شکر کا مستحق ہے۔ دیکھتا ہے۔ سنتا ہے۔ مکمل علم اور مکمل قدرت رکھتا ہے۔ جو چاہتا ہے کر ڈالتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ
(3)	اَللّٰہُ اَکبَر (ترمذی: 3,462)	آسمانوں اور زمین کی ہر چیز سے اللہ تعالٰی کی ذات بڑی ہے۔
(4)	لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ (ترمذی: 3,462)	اللہ تعالٰی کے علاوہ کوئی اور اِلٰــہ نہیں ہے۔ صرف اللہ ہی اِلٰــہ ہے۔ وہی طاقت ور ہے۔ بلند مرتبہ ہے۔ پناہ دے سکتا ہے۔ اُسی سے فریاد کی جا سکتی ہے۔ اُسی سے مانگ کر سکون حاصل ہو سکتا ہے۔ اُسی کی ذات چھپی ہوئی ہے، جس کو دیکھنے کے لئے اہلِ ایمان بے چین ہیں اور شوق کی شدت پائی جاتی ہے۔ اُسی کی اِطاعت اور عبادت، بندگی، پوجا، اور پرستش کی جانی چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

(5)	لَا حَولَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ (بخاری:6,384)	اللہ کے علاوہ، کسی اور کے پاس درِحقیقت نقصان اور فائدہ پہنچانے کی قوت اور طاقت نہیں ہے۔ گناہوں اور برائیوں سے بچنے اور نیکی اور بھلائیوں کے کرنے کی ہمت اور طاقت اللہ ہی کی توفیق سے حاصل ہوتی ہے۔
(6)	اَستَغفِرُ اللّٰہَ وَ اَتُوبُ اِلَیہِ (صحیح بخاری:6,307)	میں اللہ تعالیٰ سے اپنے تمام گناہوں کی پردہ پوشی، معافی، درگزر اور بخشش کا طلب گار ہوں۔ اُسی کی طرف پلٹتا ہوں اور اُسی کے حضور توبہ کرتا ہوں۔
(7)	اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِکْ وَ سَلِّم	اے اللہ ! رسول اللہ ﷺ پر اور آل محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما ، برکتیں اور سلامتی نازل فرما۔
(8)	اَللّٰھُمَّ اَعُوذُ بِکَ مِنَ النَّارِ (ابوداود:792، ابن ماجہ:910 صحیح)	اے اللہ ! میں دوزخ کی آگ سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔
(9)	اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسئَلُکَ الجَنَّۃَ (ابوداود:792، ابن ماجہ:910 صحیح)	اے اللہ ! میں تجھ سے جنت مانگتا ہوں۔
(10)	لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ، وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَہٗ ، لَہُ المُلکُ ، وَلَہُ الحَمدُ ، وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَیءٍ قَدِیر۔ (صحیح بخاری:6,403)	اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی اِلٰـہ نہیں ہے۔ اُس کی وحدت ثابت ہو چکی ہے۔ اُس کے ساتھ کوئی شریک نہیں۔ اُسی کی بادشاہی اور حکمرانی ہے، وہی درِحقیقت قابلِ ستائش ہے۔ اور وہ ہر چیز پر مکمل قدرت و اختیار رکھتا ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حج کی تین (3) اَقسام

اِفراد	قِران	تَمتُّع
صرف حج	حج + عمرہ	حج + عمرہ
ایک مرتبہ اِحرام	ایک مرتبہ اِحرام	دو مرتبہ اِحرام
صرف حج کی نیت سے احرام باندھا جاتا ہے۔	حج اور عمرہ دونوں کی نیت سے ایک ہی احرام باندھا جاتا ہے۔	عمرہ کی نیت سے پہلا احرام باندھا جاتا ہے۔ عمرہ سے فارغ ہو کر احرام کھول دیا جاتا ہے۔ اور پھر 8 ذی الحجہ کو حج کی نیت سے دوبارہ احرام باندھا جاتا ہے۔
حجِ اِفراد مقامی لوگوں کے لیے ہے۔	باہر سے آنے والوں کے لیے ہے۔ حج سے ذرا پہلے آنے والوں کے لیے مناسب ہے۔	باہر سے آنے والوں کے لیے ہے۔ حج سے بہت پہلے آنے والوں کے لیے مناسب ہے۔
حجِ افراد میں قربانی ضروری نہیں۔	قربانی واجب ہے۔	قربانی واجب ہے۔
دو (2) طواف ضروری ہیں۔ طوافِ زیارت اور طوافِ وَداع	تین (3) طواف ضروری ہیں۔ طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وَداع	تین (3) طواف ضروری ہیں۔ طوافِ عمرہ، طوافِ زیارت اور طوافِ وَداع
طوافِ زیارت کے بعد صرف ایک سعی واجب ہے۔	دو (2) سعی واجب ہیں۔ 1- پہلے طواف کے ساتھ پہلی سعی 2- طوافِ زیارت کے بعد دوسری سعی	دو (2) سعی واجب ہیں۔ 1- پہلے طواف کے ساتھ پہلی سعی 2- طوافِ زیارت کے بعد دوسری سعی
	جن لوگوں نے حج اور عمرے کا ایک ہی احرام باندھا تھا اُنہوں نے صرف ایک طواف کیا۔ (بخاری:1,638) ابن عمرؓ نے حج اور عمرے کے لیے ایک ہی طواف کیا۔ (بخاری 1,639)	اگر پہلے سے عمرہ اور حج کی ایک ساتھ نیت کر لی جائے تو صرف ایک سعی واجب ہے۔ (مسلم:2942/1215)
	حج قران کرنے والے کو ایک طواف اور ایک سعی کی اجازت ہے۔ (بخاری:1638،1639،1640)	

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

عمرے کا طریقۂ کار اور دس (10) باتیں

1	اِحرام:	اِحرام باندھ کر ، عمرے کی باآواز بلند نیت کر لی جائے۔ لَبَّیکَ عُمرَۃً وَ حَجًا
2	نیت:	اِحرام کی پابندیاں ، نیت کرنے کے فوراً بعد شروع ہو جاتی ہیں ، نیت سے پہلے نہیں۔
3	تَلبِیَہ :	نیت کرنے کے فوراً بعد ، تَلبِیَہ پڑھنا شروع کر دینا چاہیے۔
4	طواف:	مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے فوراً بعد ، خانہ کعبہ کا طواف شروع کر دینا چاہیے۔
5	دو رکعت نماز:	طواف یعنی سات (7) چکروں کی تکمیل کے بعد، مقامِ ابراہیم پر دو رکعت نماز پڑھنی چاہیے۔
6	آبِ زم زم :	طواف کے بعد جی بھر کے آبِ زم زم پینا چاہیے۔
7	مُلتَزَم کے پاس دُعا :	موقع ملے تو دو رکعت نماز کے بعد ، مُلتَزَم سے چمٹ کر دُعا مانگنی چاہیے۔
8	سعی :	اس کے بعد کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے درمیان سات (7) چکر لگانے چاہئیں۔ جسے سعی کہتے ہیں۔
9	حلق یا قصر :	سعی کی تکمیل کے بعد ، حَلق یعنی سر منڈا لینا چاہیے ، یا پھر قَصر یعنی بال چھوٹے کرا لینا چاہیے۔
10		حلق افضل ہے ، لیکن قصر بھی قرآن اور سنت دونوں سے ثابت ہے۔
11		حلق یا قصر کے بعد ، اِحرام کی تمام پابندیاں ختم ہو جاتی ہیں۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

اِحرام کے مسنون کام

1- حج یا عمرے کے لیے ، اِحرام باندھنا فرض ہے۔

2- اِحرام کے لیے ایسے جوتے استعمال کیے جائیں ، جو ٹخنوں سے نیچے کھلے ہوئے ہوں۔ (مسند احمد: 34/2 صحیح، ابن عمرؓ)

حدیث ہے: ''جس کے پاس جوتے نہ ہوں، وہ موزے پہن لے۔'' (صحیح مسلم: 1179 / 2797)

اور موزوں کو ٹخنوں سے نیچے کاٹ لے۔ (صحیح بخاری: 1542 ابن عمرؓ)

3- اِحرام میں سلے ہوئے کپڑے نہیں پہننا چاہیے۔

قمیض، پگڑی، شلوار، پاجامہ، ٹوپی اور موزے پہننا جائز نہیں۔ (صحیح مسلم: 1177/ 2791)

حدیث ہے: ''جس کے پاس تہبند نہ ہو، وہ شلوار پہن لے۔'' (صحیح مسلم: 1179/ 2797)

4- اِحرام سے پہلے غُسل کر لینا مستحب ہے۔ (ترمذی: 830، صحیح، زید بن ثابتؓ)

اِحرام اتارنے کے بعد، طوافِ حج کو جانے سے پہلے، خوشبو لگانا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری: 1539)

5- اِحرام کی نیت سے پہلے، غُسل کے بعد، جسم پر خوشبو لگانا چاہیے۔ (صحیح بخاری: 1539، صحیح مسلم: 2828، 2829)

6- اِحرام کی نیت کرنے کے بعد، یعنی باآوازِ بلند تَلبِیَة پڑھنے کے بعد، خوشبو نہیں لگائی جا سکتی۔

7- باہر سے آنے والے کے لیے ، میقات سے پہلے پہلے ، اِحرام باندھنا ضروری ہے۔

8- مقامی آدمی کے لیے ، حدودِ حرم میں داخل ہونے سے پہلے ، اِحرام باندھنا ضروری ہے۔

9- مکے کے اندر مقیم آدمی ، اپنے گھر سے اِحرام باندھے گا۔

10- حائضہ عورت ، پاک ہونے اور غُسل کرنے کے بعد ، حدودِ حرم سے باہر جا کر (حضرت عائشہؓ کی طرح) اِحرام باندھے گی۔ (صحیح مسلم: 2919)

11- حیض والی خواتین مسجد سے الگ رہیں۔ (صحیح بخاری: 1652، ام عطیہؓ)

12- حائضہ طواف نہیں کر سکتی۔ (صحیح بخاری: 1650)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

13- حدیث ہے: "اِحرام والی عورت نقاب اور دستانے استعمال نہ کرے۔" (صحیح بخاری:1838)

14- سفید کپڑے کا اِحرام باندھنا چاہیے۔ اِحرام پر خوشبو نہیں لگانا چاہیے۔ (نسائی:285، صحیح)

15- رسول اللہ ﷺ نے وَرس اور زَعفران والے اِحرام سے منع فرمایا ہے۔ (صحیح بخاری:1542، ابن عمرؓ)

16- نیت کرنے کے فوراً بعد ہی ، مَردوں کو بلند آواز سے تلبیہ کا آغاز کر دینا چاہیے۔ (ابوداود:1814، صحیح)

17- عورتیں آہستہ تَلْبِيَة پڑھیں گی۔

18- حج اور عمرہ ایک ساتھ کرنے والوں کے لیے ، اِن الفاظ کے ساتھ نیت کرنا مسنون ہے۔ ﴿لَبَّيْكَ عُمْرَةً وَحَجًّا﴾
(صحیح مسلم:3028، انسؓ)

19- تلبیہ کے بعد ، جنت اور دوزخ سے پناہ کی دُعائیں مانگی جاسکتی ہیں۔

20- مسجدِ حرام میں داخل ہونے کے بعد ، طواف شروع کرتے ہی تَلْبِيَة بند کر دینا چاہیے۔

21- حج کے دوران میں ، دس(10) ذوالحجہ کو ، جمرۂ عقبہ پر رمی کرنے کے بعد تَلْبِيَة بند کر دینا چاہیے۔
(صحیح بخاری:1685،1686، صحیح مسلم:3088، ابن عباسؓ)

22- مسجدِ حرام میں داخل ہونے سے پہلے، طواف کے لیے تازہ وضو کرنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1641، صحیح مسلم:3001)
وضو لازمی ہے، لیکن تازہ وضو لازمی نہیں۔

23- مسجدِ حرام میں تحیۃ المسجد نہیں پڑھنا چاہیے ، بلکہ سیدھے داخل ہوتے ہی طواف شروع کر دینا چاہیے۔
(صحیح بخاری:1641، صحیح مسلم:3001)

24- عمرہ کرنے والے اور حج کرنے والے کے لیے لازمی ہے کہ وہ طواف میں اپنی ستر پوشی کرے۔
(عورت کی ستر چہرے اور ہتھیلیوں کے علاوہ سارا جسم ہے۔ مرد کی ستر ناف سے گھٹنے تک ہے۔)

25- کسی رکاوٹ کی وجہ سے عمرہ یا حج نہ کر سکے تو ایک جانور ذبح کر کے اِحرام کھولا جاسکتا ہے ، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے موقع پر کیا تھا۔ (صحیح بخاری:1639، ابن عمرؓ)

26- بیماری یا سر کی تکلیف کی وجہ سے ، دس ذوالحجہ اور حلق و قصر سے پہلے، اگر اِحرام کھول دیا جائے تو اُس کا کفارہ ادا کرنا چاہیے۔
(تین روزے، یا چھ مسکینوں کا کھانا، یا ایک بکری کا کفارہ)۔ (البقرۃ:196)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حالتِ اِحرام میں جائز کام

1- احرام کی حالت میں ، احتیاط کے ساتھ سر دھویا جاسکتا ہے ، غسل کیا جاسکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1840،صحیح مسلم:2889)

2- حالتِ احرام میں ، آنکھوں میں سرمہ یا کوئی اور دوا استعمال کی جاسکتی ہے۔ (صحیح مسلم:2089)

3- حالتِ اِحرام میں ، خون نکلوایا جاسکتا ہے اور زخم کی مرہم پٹی کی جاسکتی ہے۔ (صحیح بخاری:1835،صحیح مسلم:5749)
علاج میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (صحیح بخاری:5695)

4- حالت اِحرام میں ، ایسا تیل اور ایسا صابن استعمال کیا جاسکتا ہے، جس میں خوشبو نہ ہو۔ (مسند احمد)

5- حضرت عائشہؓ نے فرمایا: اِحرام کی حالت میں زور سے کھجایا جاسکتا ہے۔ (بخاری)

6- حالتِ اِحرام میں سر پر سایہ کیا جاسکتا ہے۔ (مسلم:3138، ام الحصینؓ)

7- اِحرام اگر گندا ہو جائے تو دوسرا اِحرام پہنا جاسکتا ہے اور تبدیل کیا جاسکتا ہے۔اِحرام دھو کر پہنا جاسکتا ہے۔

8- حضرت عائشہؓ کے نزدیک، عورت کے اِحرام میں زیور استعمال کرنے اور رنگین کپڑے پہننے میں کوئی ممانعت نہیں۔ (صحیح بخاری)

9- حالتِ اِحرام میں موذی جانوروں کو مارا جاسکتا ہے۔
حدیث ہے: ”بچھو، چیل، کوا، چوہا اور کاٹنے والا کتا مارا جاسکتا ہے“۔ (صحیح بخاری:3314،صحیح مسلم:2861)

10- حاجی اور عمرہ کرنے والا ، اپنے ساتھ ہتھیار رکھ سکتا ہے ، جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے صلح حدیبیہ کے عمرے کے موقع پر کیا تھا۔ (بخاری)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خَلِیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حالتِ اِحرام میں حرام اُمور

1- سر یا جسم کے بالوں کو کاٹنا، یا نوچنا جائز نہیں۔ (سورۃ البقرۃ:196)
عذر کی صورت میں بال کٹوا سکتا ہے، لیکن تین دن کے روزوں، یا 3 صاع غلے (7.5kg)
یا 6 مسکینوں کے کھانے، یا قربانی کا کفارہ ادا کرنا ہوگا۔ (صحیح بخاری:1815)

2- ناخن کاٹنا بھی جائز نہیں۔

3- سِلا ہوا کپڑا پہننا جائز نہیں۔ قمیص، پگڑی، شلوار، ٹوپی اور موزے۔ (صحیح بخاری:1542، عن ابن عمرؓ)

4- دستانے، جراب یا موزے پہننا جائز نہیں، البتہ ٹخنوں تک کاٹ کر پہنا جا سکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1542)

5- مَردوں کے لیے، حالتِ اِحرام میں سر ڈھانکنا جائز نہیں، ٹوپی نہیں پہنی جا سکتی۔ البتہ عورتوں کے لیے سر ڈھانکنا ضروری ہے۔

6- اِحرام کے بعد خوشبو لگانا جائز نہیں۔ (بخاری:1542)

7- عورت کے لیے دستانے، نقاب یا برقعہ اوڑھنا جائز نہیں۔ (بخاری:1838، ترمذی:833)
قافلے گذر رہیں ہوں تو منہ پر چادر لٹکائی جا سکتی ہے۔ (ابوداؤد:1838، ضعیف)

8- خشکی کے جانوروں کا شکار کرنا جائز نہیں۔ (البتہ سمندری شکار کیا جا سکتا ہے) (سورۃ المائدہ:95,96)

9- بدکاری و معصیت کرنا جائز نہیں۔ (بخاری)، (البقرۃ:197)

10- لڑائی جھگڑا کرنا جائز نہیں۔ (بخاری)، (البقرۃ:197)

11- نکاح کرنا، نکاح کرانا اور نکاح کا پیغام بھیجنا جائز نہیں۔ (صحیح مسلم:3446، صحیح)

12- جماع اور اس کی طرف مائل کرنے والے افعال کرنا بھی جائز نہیں۔ (سورۃ البقرۃ:197)

13- اِذخر گھاس کے علاوہ، حرم کے درخت کاٹنا جائز نہیں۔ (صحیح بخاری:1834)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

طواف کے مسنون اَحکام

1- طواف کے لیے باوضو ہونا لازمی ہے۔ (صحیح بخاری: 1641,1642)
حج کا طواف فرض ہے۔طواف کے دوران میں اگر وضوٹوٹ جائے تومسجدِ حرام سے باہر جا کر دوبارہ وضو کر کے آنا ضروری ہوگا۔عمرے کا طواف یانفل طواف کرنے والے کے لیے ضروری ہے کہ وہ باتھ روم وغیرہ کی ضروریات سے فارغ ہوکر تازہ وضو کرلے ، تا کہ اگلے ایک دو گھنٹوں کے لیے اُسے حاجت کی ضرورت محسوس نہ ہو۔

2- طواف قدوم ضروری اورمسنون ہے۔(صحیح مسلم:2997)۔ طوافِ قدوم اور طوافِ عمرہ میں اضطباع مسنون ہے۔

3- اضطباع سے مُراد ، اِحرام کی چادر کو سیدھے کندھے سے اُتار کر بائیں کندھے پر ڈال دینا ہے۔ داہنا کندھا کھلا رہے گا۔
اضطباع کا یہ عمل صرف طوافِ عمرہ کے لیے مخصوص ہے۔اضطباع طوافِ وَداع میں نہیں کیا جائے گا، اور نہ طوافِ حج میں کیا جائے گا۔
ظاہر ہے طوافِ حج تو اِحرام کے بغیر کیا جاتا ہے۔

4- نماز کے دوران میں ، دونوں کندھوں کا ڈھکا رہنا لازمی ہے۔(صحیح مسلم:1151) طواف نماز کی مانند ہے۔ (ترمذی:960، صحیح)

5- طواف کا آغاز ، حجرِ اسود کے بوسے (صحیح بخاری:1597)، یا حجرِ اسود کے استلام (چھونا) سے کرنا چاہیے۔ (ترمذی:858، صحیح)

6- طوافِ قدوم کے صرف پہلے تین(3) چکروں میں رَمَل کرنا چاہیے۔ بقیہ چار(4) چکروں میں نہیں کرنا چاہیے۔
(صحیح مسلم:2950، ترمذی:856)
رَمَل سے مراد تیز تیز چلنا ہے۔رسول اللہ ﷺ نے طوافِ زیارت (طوافِ حج) کے کسی چکر میں رَمَل نہیں کیا۔
(ابوداود:2001، صحیح)

7- حجرِ اسود کو بوسہ دیتے وقت ، یا چھوتے وقت بِسمِ اللہِ وَاللّٰہُ اَکْبَر کہنا مسنون ہے۔ (مسند احمد:190، حسن)

8- حجرِ اسود کو استلام کرنے یعنی چھونے کے بعد ، اپنے ہاتھ کو چومنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1597)

9- ہجوم زیادہ ہو تو چھڑی سے بھی، حجرِ اسود کو چھوکر ، چھڑی کو چوما جاسکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1607، صحیح مسلم:3073)

10- حجرِ اسود پر ہجوم ہو تو اِشارہ کر کے آگے نکل جانا چاہیے۔ (صحیح بخاری:1613، ابن عباسؓ)

11- رکنِ یمانی کو چھونا بھی مسنون ہے ، (صحیح بخاری:1609)
لیکن رکنِ یمانی کو بوسہ نہیں دیا جاسکتا۔اور رکنِ یمانی کی طرف اِشارہ بھی نہیں کیا جاسکتا۔
رکنِ یمانی کو چھوتے وقت کوئی خاص الفاظ ادا کرنا مسنون نہیں۔

12- طواف میں ہر چکر کے آغاز میں اللّٰہُ اَکْبَر کہنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1613)

13- طواف میں سات(7) چکر لگانا ضروری ہے۔اگر بھول جائیں تو کم تعداد کا حساب کیا جائے گا۔ (صحیح بخاری:1627)

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

14- (موقع ملے تو) حجرِ اسود پر ہونٹ رکھ کر ، دیر تک رونا مسنون ہے۔ (مستدرک حاکم:1671، وقال صحیح علی شرط مسلم)

15- طواف کے ہر چکر میں ، رکن یمانی اور حجرِ اسود کے درمیان یہ دُعا پڑھنا مسنون ہے۔ (ابوداود:1892، حسن)

﴿رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾

طواف میں سُبحَانَ اللّٰہ ، والحمدُ للّٰہ و لا الٰہ الا اللّٰہ و اللّٰہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللّٰہ کہا جاسکتا ہے۔

(ابن ماجہ:2957، ضعیف)

طواف، سعی اور رمی میں ذکر کرنا چاہیے۔ (ابوداود:1888 ضعیف)

16- طواف کے دوران میں دنیا اور آخرت کی دُعائیں کی جاسکتی ہیں۔طواف کے ہر چکر کے لیے کوئی مخصوص دُعا سنت سے ثابت نہیں ہے۔

17- طواف کے دوران میں ، کم سے کم بات کرنا چاہیے۔بلا ضرورت گفتگو جائز نہیں۔ (نسائی:2923،موقوف صحیح)

18- فرض نمازوں کے دوران میں ، طواف روک دینا چاہیے اور باجماعت نماز ادا کرنی چاہیے۔

باجماعت نماز کے فوراً بعد ، طواف کے باقی چکروں کی تکمیل کی جاسکتی ہے۔

19- مقامِ ابراہیم کے سامنے دو(2) رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح بخاری:1627)

دو رکعتوں میں جہری قراءت کی جائے۔ (الروضة الندية)

پہلی رکعت میں **سورة الكافرون** اور دوسری رکعت میں **سورة الاخلاص** پڑھنا مسنون ہے۔ (ترمذی:869، صحیح)

20- دن اور رات میں کسی بھی وقت (فرض باجماعت نمازوں کے اوقات کے علاوہ) طواف کیا جاسکتا ہے۔ (نسائی:2927، صحیح)

21- عمرے کا تلبیہ: طواف شروع کرنے سے پہلے، عمرہ کا **تلبیہ** بند کر دینا چاہیے۔ (ترمذی:919)

شیخ البانیؒ نے اس حدیث کو موقوفاً صحیح قرار دیا ہے: (ارواء الغلیل:1099)

22- حج کا تلبیہ: حاجی کا قربانی کے دن جمرہ عقبہ کی رمی تک تلبیہ کہنا مستحب ہے۔ (صحیح مسلم:3088)

23- دو رکعت نماز کے بعد، زمزم کے کنوئیں کی طرف جاکر، زمزم پینا اور سر پر پانی ڈالنا مسنون ہے۔ (مسند احمد:15243، صحیح علی شرط مسلم)

24- زمزم کا پانی ، جس دُعا کے اِرادے سے پیا جائے ، وہ دُعا قبول ہوجاتی ہے۔ (ابن ماجہ:3062، صحیح)

25- حضرت عبداللہ بن عباسؓ زمزم پینے سے پہلے یہ دُعا کیا کرتے تھے۔ (ضعیف الترغیب للالبانیؒ:750)

﴿اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا ، وَّرِزْقًا وَّاسِعًا ، وَّشِفَاءً مِّنْ کُلِّ دَاءٍ﴾

26- زمزم کا پانی کھڑے ہوکر پینا مسنون ہے۔رسول ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پیا۔ (صحیح مسلم:5280)

27- زمزم کا پانی پینے کے بعد ، ملتزم سے چمٹ کر دُعا مانگنا مسنون ہے۔ (ابن ماجہ:2962، حسن بالشواھد)

28- مریض سواری پر طواف کرسکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1633)

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

طواف کے احکام

طواف کی شرائط	طواف کی سنتیں
1- طواف کے لیے باطہارت اور باوضو ہونا ضروری ہے۔ 2- طواف کے لیے ستر پوشی لازمی اور ضروری ہے۔ 3- حجر اسود سے طواف کا آغاز کرنا اور اسی پر اختتام کرنا ضروری ہے۔ 4- طواف میں دائیں طرف کو (خانہ کعبہ بائیں طرف رہے) چلنا ہوگا۔ 5- حطیم کے باہر سے ، خانہ کعبہ کا طواف کرنا ضروری ہے۔ 6- طواف میں پورے سات (7) چکر لگانا ضروری ہے۔ 7- پورے طواف کا مسلسل کرنا ضروری ہے۔ (بجز فرض نمازوں کے)	1- ہر چکر میں حجرِ اسود کو بوسہ دینا ، یا استلام (چھونا)، یا اشارہ کرنا سنت ہے۔ 2- پورے طواف میں اِضطباع (سیدھا بازو کھلا رکھنا) سنت ہے۔ 3- صرف پہلے تین (3) چکروں میں رَمَل (تیز چال چلنا) سنت ہے۔ 4- ہر چکر میں، رکن ایمانی کو استلام کرنا (چھونا) سنت ہے۔ 5- طواف میں دعا ، ذکر الٰہی ، تلبیہ اور تلاوتِ قرآن کرنا چاہیے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

سعی کے مسنون اَحکام

1- کوہ صفااور کوہ مروہ کے درمیان سات (7) چکر لگانے کو سعی کہتے ہیں۔

2- سعی کے لیے باوضو ہونا افضل ہے ، ضروری نہیں۔

3- جو خواتین ناپاک ہوں ، اُنھیں مسجدِ حرام میں داخل نہیں ہونا چاہیے۔ اب صفا مروہ بھی مسجدِ حرام میں شامل ہے۔

4- سعی ، حج اور عمرے کا اہم رُکن ہے ، لازمی ہے اور ضروری ہے۔

5- سعی شروع کرنے سے پہلے ، کوہِ صفا کی طرف آتے ہوئے ، قرآن کی یہ آیت پڑھنا مسنون ہے۔ (صحیح مسلم:2950)

﴿ اِنَّ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةَ مِنْ شَعَآئِرِ اللّٰهِ ﴾ (البقرۃ:158)

6- سعی کا آغاز ، کوہِ صفا سے کرنا چاہیے اور خانہ کعبہ کی طرف منہ کرکے تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہنا چاہیے۔ (صحیح مسلم)

7- صفا اور مروہ کے درمیان ، میلین اخضرین (دو سبز ستون) کے پاس ، مَردوں کو تیز تیز چلنا چاہیے۔ (عورتوں کو نہیں)

8- صفا اور مروہ کے درمیان ، کثرت سے اللہ کو یاد کرنا چاہیے۔

9- فرض نمازوں کے اوقات میں ، سعی کو روک کر باجماعت نماز میں شامل ہو جانا چاہیے اور فرض نماز کے بعد سعی کو مکمل کر لینا چاہیے۔

10- سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم سے کم کا حساب کرنا چاہیے۔

11- عمرے کی سعی کی تکمیل کے بعد، عمرہ اور حج تمتع کرنے والے کو حلق یا قصر کرنا چاہیے ،
لیکن حجِ قِران کرنے والا حلق یا قصر (سرمنڈوانا یا بال کٹوانا) نہیں کر سکتا۔

12- عمرہ یا حجِ تمتع کی سعی کے بعد، جب حلق یا قصر ہو جائے تو احرام کھول دینا چاہیے۔

13- سعی کے دوران میں، ہر چکر کے لیے الگ الگ کوئی مخصوص دُعا نہیں ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

سعی کے احکام

سعی کی شرائط	سعی کی سنتیں
1- سعی کا ، طواف کے بعد کرنا ضروری ہے۔ 2- ترتیب یعنی سعی کا کوہِ صفا سے شروع کرنا اور کوہِ مروہ پر ختم کرنا ضروری ہے۔ 3- سعی میں سات(7) چکر پورے کرنا ضروری ہے۔	1- سعی کے لیے بابِ صفا کے راستے داخل ہونا چاہیے۔ 2- سعی میں باوضو رہنا سنت ہے۔ضروری نہیں۔ 3- پوری سعی مسلسل کرنا۔(بجز فرض نمازوں کے) سنت ہے۔ 4- صفا اور مروہ کے اوپر چڑھنا مسنون ہے۔ 5- صفا اور مروہ پر دعا اور ذکرِ الٰہی کرنا چاہیے۔ 6- المَیلَین الأخضَرَین کے درمیان دوڑنا سنت ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

قربانی کے اَحکام

1- حجِ قرآن اور حجِ تمتع کرنے والے پر قربانی واجب ہے۔مفرد کے لیے واجب نہیں ہے۔

2- جو آدمی قربانی نہ کرسکے، اُسے دس روزے رکھنا چاہیے۔(3 حج کے دنوں میں +7 گھر واپسی کے بعد)۔ (البقرۃ:196)

3- مکے اور منیٰ میں کسی بھی جگہ قربانی کی جاسکتی ہے۔ (ابوداود)

4- 10 ذوالحجہ کی صبح سے ، 13 ذوالحجہ غروبِ آفتاب سے پہلے کسی وقت بھی قربانی کی جاسکتی ہے۔لیکن 10 کو کرنا افضل ہے۔ (البیہقی)

5- رمی اور قربانی میں ترتیب اُلٹ جائے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ (صحیح مسلم:3056)

6- امیر آدمی ایک سے زیادہ جانوروں کی قربانی دے سکتا ہے۔ (صحیح مسلم)

7- قربانی کے گوشت میں سے خود بھی کھایا جاسکتا ہے۔ (صحیح بخاری:1719،1720) ، (سورۃ الحج:28,36)

8- رسول اللہ ﷺ نے اپنی اُمت کی طرف سے قربانی کی۔ (صحیح مسلم:5091) ، (ابن ماجہ:3122، صحیح لغیرہ)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

اَیّامِ حج میں روزوں کے اَحکام

1- اِیامِ تشریق (10، 11، 12 اور 13 ذوالحجہ) میں روزے رکھنا جائز نہیں۔ (ابوداود: 2419 صحیح)

2- دونوں عیدوں (10 ذوالحجہ + یکم شوال) کے دن روزہ رکھنا جائز نہیں۔ (صحیح بخاری: 1990، صحیح مسلم: 2671)

3- حاجی، عید کی نماز ادا نہیں کرے گا۔ وہ دس تاریخ کو مزدلفہ سے منیٰ پہنچے گا، جمرۂ عقبہ کی رمی کرے گا، قربانی کرے گا، حلق یا قصر کرکے اِحرام اُتارے گا اور طوافِ حج کے لیے خانہ کعبہ کی طرف روانہ ہو جائے گا۔

4- حاجی کے لیے، عرفات کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔ (نسائی: 3007، صحیح)
رسول اللہ ﷺ نے عرفات کے دن روزہ نہیں رکھا۔ (ابوداود: 2418 صحیح)

5- غیر حاجی کے لیے، یومِ عرفات (9 ذوالحجہ) کا روزہ مسنون ہے۔ (صحیح مسلم: 2746)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حج کا پانچ (5) روزہ پروگرام

سات ذی الحجہ کوظہر کے بعد، امام کعبہ، حج کا پہلا خطبہ ، مسجدِ حرام میں دیتا ہے۔
جس میں حج کے پانچ دنوں کا پروگرام اور حج کے اَحکام بتائے جاتے ہیں۔

پہلا دن۔ 8 ذی الحجہ

مکہ

1- حج تمتع اور عمرہ کرنے والے کو غسل کر کے ، اِحرام باندھ کر، حرم میں آنا چاہیے (اگر پہلے سے احرام نہیں باندھا ہے)
حج قران کرنے والا عمرے کے بعد اِحرام نہیں اتارتا۔

2- لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کی نیت کہ پڑھتے ہی اِحرام حج شروع ہو جاتا ہے۔ اور احرام کی تمام پابندیاں لازم ہو جاتی ہیں۔

3- پھر عمرہ کرنا چاہیے۔ (اگر 8 سے پہلے نہیں کیا)

4- طلوعِ آفتاب کے بعد، نمازِ ظہر سے پہلے، 8 ذی الحجہ کو مکے سے منیٰ چلا جانا چاہیے۔

منیٰ

5- مکہ سے منیٰ تقریباً 5 کلومیٹر دور ہے۔

6- منیٰ میں پانچ نمازیں ادا کرنا چاہیے۔

7- (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلی فجر) 7 ، 8 ، 9 ذی الحجہ کی درمیانی شب وہیں گزارنا سنت ہے۔

8- منیٰ میں تمام نمازیں یعنی 8 ، 10، 11، 12، 13 ذی الحجہ کو قصر سے پڑھنا چاہیے۔

9- منیٰ میں 8 ذی الحجہ کو بلند آواز سے تلبیہ پڑھتے رہنا چاہیے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چِشتِی
Khaleelchishti@yahoo.com

دوسرا دن۔ 9 ذی الحجہ (عَـرَفَـة)

منٰی

-1 طلوعِ آفتاب کے بعد (جب کچھ دھوپ پھیل جائے) منٰی سے، عرفات کو روانہ ہونا چاہیے۔ (منٰی سے عرفات تقریباً 9 کلومیٹر دور ہے)

عرفات

-2 زوالِ آفتاب سے پہلے مسجدِ نمرہ جانا چاہیے ، جہاں امام ، حج کا خطبہ دیتا ہے۔

-3 پھر ظہر اور عصر کی نمازیں ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ، جمع کر کے قصر پڑھنا چاہیے۔
(یا خیمے میں نماز، جمع اور قصر کے ساتھ، باجماعت ادا کرنا چاہیے) دو رکعتیں + دو رکعتیں۔ (2 ظہر + 2 عصر)

-4 وقوفِ عرفات فرض ہے۔ ظہر و عصر کے دو دو رکعتوں کی نمازوں سے فارغ ہو کر عرفات آنا چاہیے۔

-5 غروبِ آفتاب تک جبلِ رحمت پر، یا اُس کے قریب کھڑے ہو کر ، اللہ تعالیٰ کا ذکر اور اس سے دعائیں کرنا چاہیے۔

-6 غروبِ آفتاب کے بعد ، مغرب کی نماز پڑھے بغیر ، مزدلفہ کے لیے روانہ ہونا چاہیے۔

-7 راستے میں وادیٔ مُحَسِّر سے تیز تیز گذرنا چاہیے۔

-8 راستے میں بآوازِ بلند تلبیہ پڑھنا چاہیے۔

-9 مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھنا اور رات مزدلفہ میں گزارنا چاہیے۔
(جمع وقصر 3 رکعت مغرب + 2 رکعت عشاء + وتر)

☆ حاجی عرفات کا روزہ نہ رکھے:

عرفات کے دن رسول اللہ ﷺ کو دودھ پیش کیا گیا۔ آپ ﷺ نے پی لیا۔ آپ ﷺ روزے سے نہیں تھے۔
(صحیح بخاری: کتاب الاشربۃ، باب شرب اللبن، حدیث: 5604، عن ام الفضلؓ)

لہٰذا حاجی کو بھی عرفات کے دن روزہ نہیں رکھنا چاہیے۔

☆ غیر حاجی کے لیے عرفات کا روزہ مسنون ہے:

غیر حاجی کے لیے عرفات کے دن کا روزہ مسنون ہے۔ حدیث ہے ﴿صَومُ یَومِ عَرَفَہ یُکَفِّرُ سَنَتَینِ﴾
”عرفات کے دن کا روزہ، (گذشتہ اور آئندہ) دو (2) سال کے (صغیرہ گناہوں) کو مٹا دیتا ہے۔“

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب استحباب الصیام، حدیث: 2746، عن ابی قتادہؓ)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

عرفات کی خاص دُعا

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

”بہترین دُعا، عرفات کے دن کی دُعا ہے، اور سب سے بہترین کلمات، جو میں نے اور مجھ سے پہلے نبیوں نے کہے ہیں وہ یہ ہیں۔“

لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ، وَحدَہٗ لَا شَرِیکَ لَـہٗ ،

لَـہُ المُلکُ ، وَلَـہُ الحَمدُ ، وَھُوَ عَلیٰ کُلِّ شَيْءٍ قَدِیر“۔

(ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی دعاء یوم عرفۃ، حدیث:3585، عن عبداللہ عمرو بن العاص، حسن لغیرہ)

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

” محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

خلیل الرحمٰن چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

تیسرا دن۔ 10 ذی الحجہ

مزدلفہ:

مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع اور قصر کر کے پڑھنا اور رات مزدلفہ میں گزارنا چاہیے۔

(جمع و قصر 3 رکعت مغرب + 2 رکعت عشاء + وتر)

1- وقوفِ مزدلفہ واجب ہے۔

2- وقوفِ مزدلفہ کا وقت، طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب سے کچھ پہلے تک ہے۔

3- صبح کی نماز پڑھ کر مَشعرِ حرام کے مقام پر آنا چاہیے۔

(اگر اژدحام کی وجہ سے وہاں پہنچنا مشکل ہو تو جس جگہ کھڑا ہے ، وہیں نمازِ فجر پڑھ کر وقوف کرے)

قبلہ رخ ہو کر تلبیہ، تہلیل و تکبیر اور استغفار اور دعا کرے۔

4- مزدلفہ میں نمازِ فجر اوّل وقت میں ادا کرنا چاہیے۔

5- نمازِ فجر کے بعد ، جب روشنی خوب پھیل جائے تو سورج نکلنے سے ذرا پہلے منیٰ کو روانہ ہونا چاہیے۔

6- روانگی سے قبل انچاس (49) کنکریاں بڑے چنے یا کھجور کی گٹھلی کے برابر ، مزدلفہ سے اٹھالے، اگر نہ لے سکے تو بعد میں کسی دوسری جگہ سے لے لے۔ (7+21+21 تین دنوں کے لیے) 13 تاریخ کو رکنا ہو تو 21 اِضافی کنکریاں اور اُٹھالے۔

(یعنی 49+21=70 کنکریاں)

7- راستے میں بآوازِ بلند تلبیہ پڑھنا چاہیے۔

منیٰ:

8- 10 ذوالحجہ کو قرآن نے ، یوم الحج الاکبر کا نام دیا ہے۔حاجی کے لیے یہ سب سے مصروف ترین دن ہوتا ہے۔وہ مزدلفہ سے منیٰ آ کر پہلے جمرۂ عقبہ کی رمی کرتا ہے ، پھر قربانی کرتا ہے ، پھر حلق یا قصر کر کے اِحرام اُتارتا ہے ،غسل کرتا ہے پھر خانۂ کعبہ کی طرف طوافِ حج کی نیت سے مکہ روانہ ہو جاتا ہے۔

9- جمرۂ عقبہ کی رمی (واجب) ہے۔ منیٰ میں داخل ہونے کے بعد ، سب سے پہلے ، صرف جمرۂ عقبہ کی رمی کرنا چاہیے۔

ہر کنکری کو پھینکتے وقت اللہ اکبر کہنا چاہیے۔

(صحیح بخاری، کتاب الحج، باب رفع الیدین، حدیث 1752، عن عبداللہ بن عمرؓ)

10- مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے،غروبِ آفتاب تک بھی جائز ہے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

11- عورتیں ، بیماراور کمزور مرد، غروبِ آفتاب سے پہلے موقع نہ ملے تو مغرب کے بعد بھی رمی کرسکتے ہیں۔

12- 10 تاریخ کو رمی کرنے سے پہلے تلبیہ پڑھنا بند کردینا چاہیے۔

13- قارن اور تمتع کے لیے قربانی واجب ہے۔ رمی سے فارغ ہوکر قربانی کرنا چاہیے۔

جانور کو ذبح کرتے وقت بسم اللہ واللہ اکبر کہنا چاہیے۔

(صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب التکبیر عند الذبح 5565، عن انسؓ)

14- مفرد حاجی کے لیے (جس نے صرف حج کا احرام باندھا ہے) قربانی واجب نہیں۔

دوسروں کی طرف سے قربانی:

(a) رسول اللہ ﷺ نے ﴿اپنی بیویوں کی طرف سے﴾ گائے کی قربانی کی۔

(صحیح بخاری، کتاب الاضاحی، باب الاضحیہ، حدیث:5548، عن عائشہؓ)

(b) رسول اللہ ﷺ نے ﴿آلِ محمدؐ﴾ اور ﴿امتِ محمدؐ﴾ کی طرف سے قربانی کی۔

(صحیح مسلم، کتاب الاضاحی، باب استحباب الضحیہ، حدیث 5091، عن عائشہؓ)

(c) مرنے سے پہلے آدمی ﴿قربانی کی وصیت﴾ کرسکتا ہے، کیونکہ اس کو ایک تہائی تک وصیت کرنے کا حق ہے۔

(d) رسول اللہ ﷺ نے والد اور والدہ کی طرف سے ﴿صدقہ﴾ کرنے کی اجازت دی۔ اس پر اجر ملے گا۔

(صحیح مسلم، کتاب الوصیہ، باب وصول ثواب الصدقات، حدیث:4219، عن ابی ہریرہؓ)

(e) رسول اللہ ﷺ نے وفات یافتہ بیٹیوں زینبؓ ، اُم کلثومؓ، رقیہؓ اور چچا حضرت حمزہؓ کی طرف سے ﴿قربانی نہیں﴾ کی۔

لہٰذا مرے ہوئے لوگوں کی طرف سے قربانی نہیں کرنا چاہیے۔

15- ہر قسم کے حاجی کے لیے ، حلق یا قصر واجب ہے۔ حلق افضل ہے۔ مرد حضرات حلق کرا سکتے ہیں ، لیکن عورتوں کے لیے سر منڈانا جائز نہیں ، اُنہیں صرف بال چھوٹے کرنا چاہیے۔ (ابوداؤد)۔ عورتیں اپنی چوٹی کے دو چار انچ بال کم کرسکتی ہیں۔

16- حلق یا قصر کے بعد ، اَحکامِ اِحرام سے فراغت ہوجائے گی۔ (اب سِلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا ، ناخن اور بال کٹوانا سب حلال ہوجاتا ہے۔)

17- مگر بیوی سے مباشرت ، اُس وقت تک حلال نہیں ہوتی ، جب تک طوافِ زیارت سے حاجی فارغ نہ ہوجائے۔

مکہ معظمہ ، طوافِ زیارت ، طوافِ اِفاضہ اور طوافِ حج:

18- طوافِ زیارت فرض ہے۔ افضل وقت 10 ذی الحجہ ہے ، لیکن 12 تاریخ کو غروبِ آفتاب سے پہلے طوافِ حج کرلے تو بھی جائز ہے۔ (اس کو طوافِ اِفاضہ یا طوافِ حج بھی کہتے ہیں)۔ قیامِ عرفات کی طرح، یہ حج کا ضروری رکن ہے۔

19- اگر قربانی یا طوافِ زیارت ، کسی وجہ سے 10 تاریخ کو نہ کرسکا تو 11 ذی الحجہ کو کرلیں اور بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے اس سے فارغ ہوجائیں۔

20- سعی واجب ہے۔ طوافِ زیارت کے بعد سعی کرنا چاہیے۔ سعی کرنے کے بعد ، واپس منیٰ لوٹ جانا چاہیے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خلیلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

ایّام تشریق میں کثرت سے اللہ کا ذکر کیا جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

﴿ اَیَّامُ التَّشْرِیقِ اَیَّامُ اَکلٍ وَ شُربٍ وَ ذِکرِ اللّٰهِ ﴾

" ایامِ تشریق، سارے کے سارے، کھانے پینے اور اللہ کے ذکر کے دن ہیں۔"

(صحیح مسلم، کتاب الصیام، باب تحریم صوم ایام التشریق، حدیث:2677، عن نبیشہؓ)

یعنی اِن دنوں میں روزہ رکھنا جائز نہیں۔ قربانی کا گوشت کھانا چاہیے اور کثرت سے اللہ تعالیٰ کو یاد کرنا چاہیے۔

ایامِ تشریق سے مراد، گوشت کو دھوپ میں خشک کرنے کے دن ہیں۔ (11ذوالحجہ، 12ذوالحجہ اور 13ذوالحجہ)۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیْلُ الرَّحمٰنُ چشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

چوتھا اور پانچواں دن۔ 11,12 ذی الحجہ

1- منیٰ میں تمام راتیں گزارنا سنت ہے۔بعض فقہاء کے نزدیک واجب ہے۔یہ دن ایامِ تشریق کہلاتے ہیں۔

2- رمی واجب ہے۔رمی کا وقت زوال آفتاب کے بعد سے شروع ہوکر ، غروبِ آفتاب تک ہے۔غروب کے بعد مکروہ ہے۔
مگر بارھویں تاریخ کی صبح طلوع ہونے سے پہلے پہلے، رمی کرلی جائے تو ادا ہو جاتی ہے۔
(10 تاریخ کو صرف جمرۂ عقبہ پر رمی کی جاتی ہے، لیکن 11,12 اور 13 کو تینوں جمرات پر رمی کی جاتی ہے)

رمی کا مسنون طریقہ:

3- پہلے جمرۂ اولیٰ پر ، پھر جمرۂ ثانیہ پر ، پھر جمرۂ عقبہ پر رمی کرنا مسنون ہے۔
a- یہ ترتیب واجب ہے۔ (امام مالکؒ ، شافعیؒ ، احمد بن حنبلؒ)
b- یہ ترتیب سنت ہے۔ (امام ابوحنیفہؒ)

4- پہلے دو جمروں پر کنکریاں پھینکتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنا ، پھر ایک طرف ہٹ کر قبلہ رخ ہونا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا اور مسنون ہے۔
آخری جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکتے وقت اَللّٰہُ اَکْبَر کہنا مسنون ہے، لیکن اس کے بعد کھڑے ہو کر دعا مانگنا مسنون نہیں۔
بقیہ اوقات میں اپنی جگہ پر منیٰ میں آکر ذکرِ الٰہی ، تلاوتِ قرآن اور دعا میں وقت گزارنا چاہیے۔

5- منیٰ سے گھر واپسی: غروبِ آفتاب سے پہلے پہلے گھر لوٹ جانا چاہیے۔

6- اب حج مکمل ہو گیا ہے۔

❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖❖

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

خَلِیلُ الرَّحمٰنُ چِشتی
Khaleelchishti@yahoo.com

حج ایک نظر میں

طوافِ قُدُوم

مسنون: ابوحنیفہ، شافعی، احمد۔
واجب: امام مالک۔

8 ذی الحجه — روانگی منیٰ

- احرام باندھنا۔ (فرض)
- منیٰ روانگی (سنت)۔ نمازِ ظہر منیٰ میں پڑھنا سنت ہے۔
پانچ نمازیں (ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن کی نماز فجر) پڑھنا۔

منیٰ — 9 ذی الحجه

- منیٰ سے (سورج نکلنے کے بعد) عرفات روانگی۔ (سنت)
- وقوفِ عرفات (فرض)
- زوال آفتاب کے بعد ظہر اور عصر کی نمازیں (2 ظہر+2 عصر) جمع اور قصر کرکے باجماعت پڑھنا مسنون (ایک اذان اور دو اقامتیں) اس سے پہلے امام کا خطبہ دینا مسنون ہے۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز (سنت اور نفل) نہیں۔

وقت: زوالِ آفتاب کے بعد سے غروبِ آفتاب تک عرفات میں رہنا چاہیے۔
جگہ: وقوف، عرفات کے کسی بھی حصے میں ہوسکتا ہے۔
مستحب یہ ہے کہ جہاں تک ہوسکے جبلِ رحمت کے قریب رہا جائے۔

- مغرب کے بعد (نماز مغرب پڑھے بغیر) عرفات سے مزدلفہ روانگی (سنت)

مُزدلفہ — 10 ذی الحجه

- مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نمازوں کو (ایک اذان اور دو اقامتوں کے ساتھ) جمع اور قصر کرکے پڑھنا مسنون ہے۔
(تین رکعت مغرب+دو رکعت عشاء+وتر)
- وقوفِ مزدلفہ واجب ہے۔
نماز فجر کے بعد مشعرِ حرام کے مقام پر آکر قبلہ رخ ہوکر دعا، تکبیر اور تہلیل کرنا پھر سورج نکلنے سے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کی طرف روانہ ہوجانا سنت ہے۔

منیٰ — 10 ذی الحجه

- مزدلفہ سے منیٰ جاتے ہوئے وادیٔ مُحَسِّر سے تیزی سے گزرنا چاہیے۔

1- دس تاریخ کو منیٰ آکر جلد از جلد صرف جمرۂ عقبیٰ کی رمی واجب ہے۔
2- دس تاریخ کو قربانی کرنا سنت ہے اور قربانی واجب ہے۔
3- دس تاریخ کو حلق یا قصر کرنا سنت ہے اور یہ عمل بھی واجب ہے۔
4- حلق یا قصر کے بعد، احرام کھول دینا چاہیے۔

مکة — 10 ذی الحجه

4- طوافِ زیارت فرض ہے۔ (طوافِ حج، طوافِ افاضہ)
طوافِ زیارت کا مسنون وقت، رمی، قربانی اور حلق یا قصر کے بعد ہے۔
5- طوافِ زیارت کے بعد، کوہِ صفا اور کوہِ مروہ کے درمیان سعی کرنا واجب ہے۔
منیٰ
6- طوافِ زیارت اور سعی کے بعد، دوبارہ مکے سے منیٰ واپس آجانا چاہیے۔
(نبیؐ نے طوافِ زیارت کیا پھر واپس آکر منیٰ میں ظہر پڑھی (متفق علیہ)

11 اور 12 ذی الحجه

- گیارہ اور بارہ تاریخ کی راتیں منیٰ میں گزارنا سنت ہے۔
- گیارہ اور بارہ کو رمی (واجب) کا وقت، زوال آفتاب کے بعد ہے۔

a- پہلے جمرۂ اولیٰ، پر پھر جمرۂ ثانیہ، پھر جمرۂ عقبہ پر رمی کرنا چاہیے۔
یہ ترتیب واجب ہے (مالکؒ، شافعیؒ، حنبلؒ) سنت (ابوحنیفہؒ)
b- پہلے دو جمروں پر کنکریاں پھینکتے وقت اللہ اکبر کہنا پھر ایک طرف قبلہ رخ ہونا اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا مسنون ہے۔
c- آخری جمرۂ عقبہ پر کنکریاں پھینکتے وقت اللہ اکبر کہنا مسنون ہے۔
لیکن اس کے بعد کھڑے ہوکر دعا مانگنا مسنون نہیں۔
d- منیٰ میں ہر وقت دعا، ذکر اور تلاوت میں مصروف رہنا چاہیے۔

واپسی

13 ذی الحجه (اختیاری)

☆ جو شخص اضافی نیکیاں کمانا چاہتا ہے، وہ 13 کو بھی منیٰ میں قیام کرسکتا ہے۔
☆ 13 تاریخ کا منیٰ میں قیام مسنون اور اختیاری ہے، واجب نہیں۔
☆ نمازِ عصر کے بعد، غروبِ آفتاب سے پہلے واپس لوٹ جانا چاہیے۔
☆ 13 تاریخ کو بھی تینوں جمرات پر رمی کرنا چاہیے۔
☆ 13 تاریخ کی رمی، زوال آفتاب سے پہلے کرنا بھی جائز ہے۔

واپسی

طواف وَدَاع (واجب)

1- طوافِ وَداع سے مراد، وہ وَداعی طواف ہے، جسے حاجی مکہ معظمہ سے واپسی پر کرتا ہے۔ یہ رخصتی کا طواف ہے۔
2- طوافِ وَداع کے بعد، مقامِ ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز پڑھی جائے گی۔
اور پھر اس کے بعد، ملتزم پر خانہ کعبہ کی دیواروں سے چمٹ کر دُعا کی جائے گی۔
3- حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کی درمیانی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

نوٹ: موقع اور جگہ کی مناسبت سے مسنون طریقے پر تلبیہ، تکبیر، تہلیل، ذکرِ الٰہی اور تلاوتِ قرآن کثرت سے کیجیے اور دعائیں مانگئے۔

" محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "